-بسم اللہ الرحمن الرحیم-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۹ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۳۱ صلح ۱۳۳۶ ہش | ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کا

ایک اہم رؤیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ۲۱، ۲۲ مئی ۱۹۵۶ء کی درمیانی رات مری میں ایک رؤیا دیکھا تھا جو حضور نے دوسرے دن مجھے نوٹ کروا دیا۔ یہ رؤیا ابھی تک اخبار میں شائع نہیں ہوا تھا۔ اب حضور کے ارشاد پر اسے دوستوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اگلے پرچہ میں حضور کا ایک اور غیر مطبوعہ رؤیا شائع کیا جائے گا۔ جو حضور نے ۱۹۵۱ء میں دیکھا تھا۔ اور جو اسی وقت حضور نے لکھوا دیا تھا۔ مگر اس وقت اس کی اشاعت مناسب نہیں سمجھی گئی تھی۔

خاکسار:- محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ۲۹/۱/۵۷

"مَیں نے دیکھا کہ میں کسی شخص سے کہہ رہا ہوں۔ کہ ہم تو قادیان جاتے ہیں۔ اب یہاں جو میرے پاس زمینیں ہیں۔ اور گورنمنٹ نے الاٹ کی ہیں۔ وہ کسی مہاجر کو دے دیں۔ یا گورنمنٹ کو واپس کر دیں۔ اس پر کسی نے کہا کہ یہ تو عارضی الاٹمنٹ ہے۔ آپ یہ زمینیں دے کس طرح سکتے ہیں۔ مَیں نے اسے کہا کہ میری زمینیں تو بہت تھیں۔ مجھے تو یہاں گورنمنٹ نے قریباً چوتھا حصہ زمین دی ہے۔ دوسرے قادیان کی زمین بہت قیمتی تھی۔ اور یہ زمین بہت ہی ادنیٰ ہے۔ اس لئے مَیں ایسا کر سکتا ہوں۔ اس وقت دل میں اس قسم کا کوئی خیال نہیں ہے۔ کہ آیا آبادی کے تبادلہ کا دونوں حکومتوں میں باہمی کوئی فیصلہ ہو گیا ہے۔ یا پاکستان نے ہندوستان کا کوئی حصہ فتح کر لیا ہے۔ اتنا مَیں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں جس میں قادیان بھی شامل ہے کچھ لوگ واپس جا سکیں گے۔ اور اس میں کوئی قانونی روک نہیں ہو گی۔ یہ کہ ایسا کسی معاہدہ کے ذریعہ ہو رہا ہے یا فتح کے ذریعہ سے۔ یہ ذہن میں نہیں ہے۔

یہ رؤیا ۲۱ - ۲۲ مئی ۱۹۵۶ء کی درمیانی رات میں نے دیکھا تھا"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

-کی صحت کے متعلق اطلاع-

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان کشمیر کے متعلق بھارت سے براہ راست گفتگو نہیں کریگا

کراچی ۳۱ جنوری۔ پاکستان کے سرکاری حلقوں نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان اب مسئلہ کشمیر پر بھارت سے براہ راست کوئی بات چیت نہیں کرے گا۔ ان حلقوں نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان نے طویل عرصے تک بھارت کے ساتھ براہ راست بات چیت جاری رکھی۔ مگر اس کے محض بے فائدہ ثابت ہو جانے کے بعد حفاظتی کونسل سے استدعا کی کہ اب وہی اس مسئلے کا فیصلہ کرے۔ پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بار بار کہہ چکے ہیں کہ اب بھارت سے براہ راست بات چیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پسماندہ ممالک میں صنعت کے فروغ کا جائزہ

اقوام متحدہ (نیو یارک) ۳۰ جنوری۔ کل جنرل اسمبلی کی اقتصادی کمیٹی نے پاکستان اور مصر کی جانب سے پیش کردہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی کہ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے۔ تاکہ یہ پتہ چلے کہ کم ترقی یافتہ ممالک میں صنعت کو کس طرح مزید ترقی دی جا سکتی ہے۔ اس قرارداد میں سیکرٹری جنرل سے کہا گیا ہے کہ وہ صنعتوں کے فروغ کے لئے تمام امور کا جائزہ لے کر کونسل کے آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریں۔

ویٹو کے خلاف پاکستانی نمائندے کی تقریر

نیو یارک ۳۰ جنوری۔ جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں تقسیم شدہ ویٹ نام کی چار ریاستوں کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے مسئلہ پر بحث شروع ہوئی تو پاکستانی نمائندہ نے اعلان کیا۔ کہ وہ تیرہ ممالک کی پیشکردہ قرارداد کی تائید کریں گے۔ پاکستانی نمائندہ نے کہا گذشتہ دس سال سے رکنیت کے سوال پر جس طرح حق تنسیخ (ویٹو) سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ اس سے چھوٹے ممالک میں زبردست بے اطمینانی بلکہ شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ رکنیت کی درخواست نئے اور کھلے دل سے زیر غور لانا چاہیئے۔ اور کسی ملک کا سیاسی مسلک اس میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔

سلامتی کونسل کا اجلاس آج پھر ہوگا

نیو یارک ۳۰ جنوری۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس کل کی بجائے آج رات ۸ بجے ہو گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء

فروعی اختلافات

اہلِ حدیث کے ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے اپنی اشاعت ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء کے صفحہ اول پر "اور یہ ملفوظات" کے زیرِ عنوان ایک مقالہ میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے طرزِ کلام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

"دسمبر ۱۹۵۶ء کا ماہنامہ "الصدیق" (ملتان) ہمارے پیشِ نگاہ ہے۔ اس کے صفحہ ۲۳ پر حضرت تھانوی کے ملفوظات درج ہیں۔ ان میں حضرت مرحوم نے اہلحدیث اور اس کے مسلک پر بھی نگاہ کرم ملتفت فرمائی ہے۔ اور غیر مقلدوں کے بارہ میں ارشاد ہے۔ کہ :۔

ان کی طبیعت میں شر ہوتا ہے۔ اور مجھے تو الا ماشاء اللہ ان کی نیت پر بھی شبہ ہے۔ سنت سمجھ کر شاید ہی کوئی عمل کرتے ہوں۔ مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے۔

اسی صفحہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں۔

ایک نو عمر طالب علم میرا شریک حجرہ بیان کرتا تھا۔ کہ کسی ریاست میں ایک مقام پر آمین بالجہر کے معاملے کی تحقیقات ایک انگریز نے کی۔ اور آخر میں رپورٹ کے اندر عجیب و غریب تحقیقات بیان کی۔ گویا کہ تحقیقات کا فوٹو ہی کھینچ کر رکھ دیا۔ اس نے یہ لکھا کہ آمین کی تین قسمیں ہیں۔ ایک آمین بالجہر جو مسلمانوں میں ایک فرقہ کا مذہب ہے۔ اور حدیثیں اس میں وارد ہیں۔ ایک آمین بالسر۔ یہ بھی مسلمانوں کے ایک فرقہ کا مذہب ہے۔ اور یہ بھی حدیثوں سے ثابت ہے۔ اور ایک آمین بالشر۔ یہ مذہب ہے غیر مقلدوں کا۔ لہذا اسے روکا جانا چاہیئے۔

ایک حلقہ میں حضرت مولانا تھانوی کا اس وقت تک نام نہیں لیا جاتا۔ جب تک پہلے "حضرت حکیم الامت" کا لفظ نہ بڑھا دیا جائے۔

ہمیں بتایا جائے۔ یہ الفاظ کسی حکیم اور دانشور کے ہو سکتے ہیں؟ فرمایا جائے۔ ان میں کوئی حکمت و دانش ہے؟ فلسفہ و فکر کی کوئی مقدار ہے؟ جو صوفی اپنی گفتگو اور تحریر میں دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھتا۔ اور کسی کے نزاکتِ احساس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کے تصوف کا کیا مصرف ہے؟ اور اس کا زہد و ورع اور تدین و اتقا کس کام کا؟ لوگوں کی نیتوں کی ٹوہ لگانا اور انہیں مشتبہ ٹھہرانا کہاں کا تصوف ہے؟ یہ کس تصوف کے اسرار و غوامض میں شامل ہے۔ کہ غیر مقلدوں کے دلوں کو ٹٹولا جائے۔ اور ان کے قلب کی تہوں اور نیت کے گوشوں کا جائزہ لیا جائے؟ اتنا بڑا بول کوئی صوفی بول سکتا ہے۔ کہ فلاں جماعت کی طبیعت میں شر ہے۔ اور اس کی نیت مشتبہ ہے۔ ایک فرد کے لئے اگر یہ کہا جائے۔ تو کسی حالت میں قابلِ برداشت بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک پوری جماعت پر یہ طعن قطعاً ناقابلِ برداشت ہے"۔

الاعتصام کی نکتہ چینی اس لحاظ سے درست ہے۔ کہ ہمارے اہلِ علم حضرات کو ایک دوسرے فرقہ کے متعلق بحث کرتے وقت تلخ الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ بے شک مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اہلحدیث کے متعلق یہ طرزِ بیان ان کی شان کے شایاں نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ چند صدیوں سے خاصکر برصغیر ہند میں ہر فرقہ کے اہلِ علم حضرات کا ایک دوسرے کے متعلق اسی قسم کا نہیں بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر تلخ رویہ چلا آیا ہے الا ماشاء اللہ۔

اہلِ حدیث اخبار نے مولانا تھانوی کے طرزِ کلام کا نمونہ تو دے دیا ہے۔ اگر وہ ان کے مقابلہ میں اسی وقت کے اہلِ حدیث کا طرزِ کلام ملاحظہ کریں گے۔ بلکہ ان تمام بحثوں اور اشتہار بازیوں کا جو دونوں فرقوں کے درمیان ہوتی رہی ہیں۔ کا جائزہ لیں گے۔ تو انہیں اپنی نکتہ چینی بھول جائے گی۔ ہم نے ایک شخص کا جمع کیا ہوا وہ ذخیرہ دیکھا ہے۔ جو آج سے تیس چالیس سال پہلے فرقہ بازیانہ اشتہارات پر مشتمل ہے۔ کوئی فحش سے فحش گالی نہیں جو ایک نے دوسرے کے خلاف استعمال نہ کی ہو۔

ہمیں خوشی ہوئی ہے۔ کہ "الاعتصام" چند دنوں سے ان باتوں کا نوٹس دلچسپی سے لے رہا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تاحال وہ صرف اس حد تک پہنچا ہے۔ کہ کسی دوسرے فرقہ نے اہلحدیث کے متعلق جو بات کہی ہے۔ اس پر وہ نکتہ چینی کرتا ہے۔ اور اس کے برخلاف احتجاج کرتا ہے۔ لیکن خود حنفیوں کے متعلق وہ ابھی تک خود اپنا رویہ تبدیل نہیں کر سکا۔

مولانا تھانوی کے مندرجہ بالا حوالہ میں اہلحدیث کے متعلق "شر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں "آمین بالشر" کی اصطلاح کا ذکر کیا ہے۔ اس سے مولانا کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اہلحدیث جن کو آپ غیر مقلد کا نام دیتے ہیں۔ آمین بالجہر محض ان لوگوں کو جو آمین بالسر کے قائل ہیں۔ دکھ دینے اور اشتعال دلانے کے لئے کہتے ہیں۔ ان کی نیت بعض وقت صرف اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس لئے اور بھی زور سے آمین کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ دوسروں کو چڑایا جائے۔ یہ روح واقعی قابلِ مذمت ہے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف بعض اہلحدیث ایسا اسی نیت سے کرتے ہیں۔ بلکہ بعض حنفی بھی ضد میں آکر اپنی مسجدوں میں اس قسم کے بورڈ لکھ کر آویزاں کر دیتے ہیں۔ کہ یہاں احناف کے طریق پر نماز پڑھنا ہوگی ورنہ ......

اس سے ظاہر ہے۔ کہ دونوں جانب ضد کام کر رہی ہے۔ نہ کہ اسلامی شعار کی صحیح پابندی کی روح۔ اگر ہمارے اہلِ علم حضرات محض ضد اور اصرار کو منہا کر دیں۔ اور اپنے اپنے ثابت شدہ طریق پر عمل پیرا رہیں۔ اور اس سے کسی کو چڑانے یا اشتعال دلانے کا مقصد نہ ہو۔ تو بہت سے ایسے جھگڑے جو چھوٹے چھوٹے اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ختم کئے جا سکتے ہیں۔

بے شک مولانا تھانوی کے قول میں کسی قدر مبالغہ ہے۔ اور انہوں نے اہلحدیث کے لئے غیر مقلد کا لفظ استعمال کر کے کسی اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اس میں سراسر ان کا ہی قصور نہیں ہے۔ خود اہلِ حدیث اہلِ علم حضرات نے جو دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ صحیح معنوں میں اہلِ سنت ہیں۔ کیونکہ وہ احادیث رسول اللہ صلعم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اپنے طریق کو مبالغہ کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ اور ہر حنفی پر بالمقابل قبر پرستی اور شرک کا الزام لگا دینے میں پیش دستی کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور حنفیوں کا نام دھرنے میں ویسے ہی بے باک ہیں۔ جیسا کہ وہ اہلِ حدیث کا نام دھرنے میں۔ اور یقیناً وہ محض دوسروں کو چڑانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذرا ذرا سے اختلافات کی بناء پر ایسے ہی جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ "آمین" "رفع یدین" وغیرہ اختلافات کو نظر انداز کیا جائے۔ اور جو جس کے نزدیک ثابت ہو۔ اسی طریق پر عمل کرنے میں ہر شخص پورا پورا آزاد ہے۔ ایسے فروعی اختلافات کو سر پھٹول کا ذریعہ بنانے سے بچنے کے لئے اس سے بہتر کوئی مشورہ نہیں ہو سکتا۔ اگر تمام فرقوں کے اہلِ علم حضرات اس مشورہ پر عمل کریں۔ اور خاصکر اہلِ حدیث اور بریلوی اس طرف توجہ دیں۔ تو ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ دونوں فریقوں میں جو تلخیاں ہیں۔ وہ بڑی حد تک ختم ہو جائیں گی۔

اصل بات تو یہ ہے۔ کہ اگر ہمارے دل میں اسلام کا سچا احترام ہو۔ اور ہم خدا و رسول کی پیروی کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائیں اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا حقیقی جوش رکھتے ہوں۔ تو ایسے فروعی معاملات پر ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونا تو کجا ایسی باتوں کو زیرِ بحث لانے کا بھی خیال ہمارے دل میں نہیں آ سکتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایسے فقہی اختلافات کے جھگڑوں سے بالا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ باقیوں کی نسبت تبلیغ و اشاعت اسلام میں اپنا وقت زیادہ صرف کرتی ہے۔ اور غیر مسلموں میں اسلام کو پھیلانے میں کامیاب ہو رہی ہے۔

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زریں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کا کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی شرکت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے گہری عقیدت کا اظہار

متعدد اصحاب کا قبولِ احمدیت

ریاست بو کے پیراماؤنٹ چیف کی تقریب ـــــ اور ـــــ جماعت کی خدمات کا اعتراف

ـــــ از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ـ بوساطت وکالت تبشیر ربوہ ـــــ

جماعت احمدیہ سیرالیون کا آٹھواں سالانہ اجتماع ۲۱ دسمبر سے شروع ہو کر ۲۳ دسمبر ۱۹۵۶ء کو کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ جلسہ میں علاوہ پاکستانی مبلغین کے افریقن احمدی دوستوں اور ملک کے بعض ذی اثر اصحاب اور پیرامونٹ چیفوں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ اور مختلف علمی۔ اخلاقی اور دینی موضوعات پر لیکچر دیئے جلسہ سالانہ بو احمدیہ سنٹرل مشن کے کمپاؤنڈ میں منعقد کیا گیا۔ حاضرین سیرالیون کے ہر حصہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ غیر احمدی احباب بھی تشریف لائے اور کارروائی جلسہ آخر تک نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔ چنانچہ ان میں سے چار اصحاب نے جلسہ کے دوسرے ہی دن احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ الحمد للہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت بخشے۔ آمین

اجلاس اوّل

پہلے اجلاس کا افتتاح مکرم استاذ محمد بونگے صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ کی افتتاحی تقریر کے ساتھ ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ گو دنیا اس وقت اسلام کے خلاف برسرپیکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کی سچائی اور فضیلت ظاہر ہو رہی ہے۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے اس کی صداقت اور حقانیت سے دنیا کو مطلع اور منور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ حضور کی وفات کے بعد اب خدا تعالےٰ نے آپ لوگوں کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ آپ ہی وہ برگزیدہ اور چنیدہ لوگ ہیں جن کے دامن سے اسلام کی عزت اور عظمت وابستہ ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اس فریضہ کو سمجھیں اور اسے بہتر سے بہتر طریق پر مکمل کرنے کی کوشش کریں اور دعائیں کریں تا اللہ تعالےٰ ہم لوگوں کو یہ خدمت صحیح طور پر سرانجام دینے کی توفیق بخشتے ہوئے اسلام کو اطراف عالم میں پھیلا دے۔ اور اس کی قوت و شوکت پہلے سے زیادہ شان میں ظاہر ہو

آج کا ہمارا جلسہ اسی غرض اور اسی مقصد کی تکمیل کی طرف ایک نیا قدم ہے۔ کیونکہ ہم ۱۹۵۶ء کا سال ختم کر کے ۱۹۵۷ء کے نئے سال میں نئی امنگوں اور نئے ارادوں اور سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کا عزم بالجزم کر کے داخل ہو رہے ہیں۔ تا جو عظیم فریضہ کو ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس کی تکمیل کے لئے ہم باہم مل کر تجاویز اور طرز عمل پر غور کر سکیں۔ اور دنیا کو بتا سکیں۔ کہ آج دنیا میں احمدیت ہی وہ جماعت ہے۔ جو اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے کناروں تک گاڑتی چلی جا رہی ہے سو آؤ مل کر دعا کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ہمیں اس جلسہ کی برکات سے مستفید اور متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس جلسہ کو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اشاعت کے لئے ایک سنگ میل ثابت کرے

اس کے بعد جماعت نے مولوی صاحب کی اقتدا میں ایک لمبی۔ پرسوز اور رقت بھری دعا کی۔ دعا کے بعد مکرم پاسوری با لوکل مبلغ نے مینڈے میں جماعت کے سامنے سلسلہ کی بعض مشکلات اور ان کے حل کے لئے تجاویز پیش کیں۔ اور جماعت کو دعاؤں کی طرف زور دینے اور خدا تعالےٰ کے سامنے آہ و بکا اور گریہ و زاری کرنے کی تلقین کی تا اللہ تعالےٰ جماعت کو جلد مصائب و مشکلات سے نجات دے۔ ان کی تقریر کے بعد نماز کی تیاری کے لئے احباب کو فارغ کر دیا گیا۔

قریباً ۲½ بجے خطبہ جمعہ شروع ہوا جس میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ نے جماعت کو بتایا کہ گو اس وقت جماعت سیرالیون پر ہر طرف سے ظلم و ستم روا رکھا جا رہا ہے۔ اور کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا جس میں جماعت کی ایذادہی کی کسی نئی سکیم کو عملی جامہ پہنانا ممکن ہو۔ لیکن یاد رکھو یہ ہر نبی کی جماعت کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ اور یہی احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔ خدا تعالےٰ احمدیوں کو ایمان کے اعلےٰ درجات اور یقین کی انتہائی مضبوطی کی دولت سے نوازتا ہے۔ اور ان کو باوجود مصائب کے رسوائی و ذلت سے بچاتے ہوئے بالآخر ان کے دشمنوں کو مغلوب و مقہور کر دیتا ہے۔ پس یہی یقین و استقامت ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک سچا خادم اور متبع اس قدر جری اور دلیر ہوتا ہے۔ کہ روحانی قوت۔ مومنانہ عزم اور دلائل صداقت کے لحاظ سے دنیا کا بڑے سے بڑا انسان اس کے سامنے ٹھہرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ اور اس کو دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی برداشت کرنے کی طاقت ملتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ان حالات میں ہم اپنے دائرہ تبلیغ کو وسیع کریں۔

آپ نے بتایا کہ آج دنیا میں اسلام کی خدمت کے لئے سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت نظر نہیں آتی۔ یہ اسی ہی جماعت کا کارنامہ ہے کہ دنیا میں ہر طرف اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ اور اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے میں مصروف ہے۔ آج دنیا میں بڑی بڑی مسلم حکومتیں اور طاقتیں موجود ہیں۔ بہت سے ایسے مسلمان بھی موجود ہیں۔ جن کی انفرادی دولت ہماری جماعت کی مجموعی دولت سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن ان میں سے کسی کو بھی تو توفیق نہیں کہ ایک بھی اسلامی مبلغ باہر بھجوا سکیں۔ آخر کیوں اس کی محض اور محض یہی وجہ ہے کہ یہ کام خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت سے مخصوص کیا تھا۔ پس حضور اور آپ کی جماعت کے علاوہ کسی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس امر عظیم کا بیڑہ اٹھا سکے۔

دوسرا اجلاس

نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا پاسوری با صاحب لوکل مبلغ نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ جس کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج نے جماعت کو اس ملک کی دو خطرناک عادات کو چھوڑنے اور ان سے مجتنب رہنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ یہ دو عادات قومی ترقی کے لئے سنگ راہ اور سم قاتل ہیں۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم سیدی علی روجرس جو جماعت کے ایک بہت مخلص رکن ہیں نے مینڈے زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے مشن پر ایک زمین کے متعلق جو مخالفین کی طرف سے جھوٹا مقدمہ دائر کیا گیا ہے کی تفصیل بیان کر کے جماعت کو صبر و تحمل اور دعا کی تحریک کی اور اس بارے میں مالی امداد اور چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ ان کی اپیل پر قریباً پچاس پاؤنڈ نقد اور ۳۰ پاؤنڈ کے وعدے ہو گئے۔ اس پر جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن یعنی ۲۲ دسمبر کو پہلے اجلاس کی کارروائی قریباً ۸½ بجے پاسوری با صاحب بنگورا کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم محمد بشیر صاحب رکن جماعت فری ٹاؤن نے وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی پیشگوئی پر تفصیلی روشنی ڈالی

مکرم محمد بشیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چیف قاسم صاحب (یہ وہی دوست ہیں جنہوں نے پریس کے لئے ایک ہزار پاؤنڈ بطور چندہ مشن کو عطا فرمایا تھا) نے اپنے احمدی ہونے کے حالات سنائے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا باپ ایک جنگجو شخص تھا۔ انہوں نے میری تربیت بھی اسی ماحول میں کی۔ لیکن وہ تعویذات کے قائل تھے۔ اس لئے انہوں نے بہت سے تعویذات بنائے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد میرا بھی انحصار انہی تعویذوں پر تھا۔ کچھ عرصہ ہوا ایک احمدی لوکل مبلغ میرے گاؤں گئے۔ اور تبلیغ کرنے کی اجازت چاہی۔ میں نے انکار کر دیا لیکن انہوں نے اصرار کیا اور مجھے احمدی ہونے کے لئے کہا۔ میرا گاؤں دریا کے اوپر ہے۔ میں نے کہا یہ دریا اگر الٹا بھی بہنا شروع ہو جائے تو میں احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مگر بعد میں مجھے ایک دفعہ نالہ جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں مکرم پاسوری با صاحب لوکل مبلغ کی ایک چھوٹی سی لڑکی بعمر چھ سال مجھے ملی۔ اور کہنے لگی تم احمدی ہو جاؤ۔ مجھ پر

اس کے بچپن کے معصومانہ اور پاکیزہ خیال کا بہت اثر ہوا۔ اور میں نے احمدیت کے متعلق سوچنے کا فیصلہ کر لیا۔ ازاں بعد مجھے کینجاجانے کے لئے راستہ میں باجیبو کے احمدیہ مشنری مولوی محمدؐ عثمان صاحب مکرم سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے مجھے تبلیغ کی۔ اب احمدیت کی سچائی میرے دل میں گھر کر گئی۔ گو میں نے انہیں کہا۔ کہ جب واپس آؤں گا۔ تو پھر آپ سے بات کروں گا۔ لیکن ان کے ترجمان الفافوڈے صالحو کے اصرار پر میں نے بیعت کا اظہار کر دیا۔ جب میں واپس اپنے گاؤں خالا پہنچا۔ اور میری احمدیت کی خبر پہنچی۔ تو سب الفا (علماء) اکٹھے ہو گئے۔ اور احمدیت کے خلاف تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ مگر اب میں احمدیت کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا۔ اس لئے ان کی تبلیغ نے مجھ پر کچھ اثر نہ کیا۔ جس کے بعد انہوں نے جو اپنے ساٹھ ساتھیوں کے ساتھ میرے ہی مہمان تھے۔ میرے گاؤں کو خیرباد کہہ دیا۔ اس کے بعد ایک الفافوڈے صالحو اور پاسوری باصاحب کی تبلیغ سے چھیالیس مزید افراد نے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد میں نے سب تعویذ ٹونے دفن کر دیئے۔ گو پہلے مجھے کچھ ہچکچاہٹ تھی۔ مگر مجھے علم تھا۔ کہ ایسی بات ذرا مشکل ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے دل کڑا کر کے ایسا کر ہی دیا۔ اسی کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ احمدیت کی صداقت اسی امر سے واضح ہے۔ کہ احمدی مبلغین نے ہمیں عقل سکھائی۔ خدا تعالیٰ کی ہستی سے آشنا کرایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہماری محبت کا محکم رشتہ استوار کر دیا۔ اور اسلام کی حقیقت ہم پر واضح کی۔ نیز بات کرنے کا طریق بتایا۔ ہمیں وحشیوں سے انسان بنایا۔ ہماری بری عادات شراب وغیرہ سے ہمیں نجات دلائی۔ اور ہمیں راہِ راست دکھایا۔

پراونشل ایجوکیشن سکرٹری کی تقریر

آپ کے بعد ہمارے معزز مہمان مسٹر محمدؐ خاشر الدین الفالی پراونشل ایجوکیشن سیکرٹری سابقہ ویسٹرن پراونس سیرالیون نے ایک مختصر سا ایڈریس پیش کیا۔ اور فرمایا۔ کہ گو میں احمدی تو نہیں ہوں۔ لیکن میں خوش ہوں۔ کہ مجھے آپ لوگوں کے سامنے بولنے کا موقع دیا گیا ہے۔ مجھے انتہائی خوشی ہوتی ہے۔ جب میں کسی مسلم ماحول اور مسلم اجتماع کو دیکھتا ہوں۔ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور خوش ہوں۔ کہ آپ کی جماعت مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرتے اور اسلام کی خدمت بجا لانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔

انہوں نے فرمایا۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا۔ کہ اس وقت اسلام پر ہر طرف سے حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور دنیا کی متعدد تنظیمیں اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ گو احمدی مدافعت کی انتہائی کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن یہ کام بہت بڑا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں اپنے مبلغین کی زیادہ سے زیادہ مالی مدد کریں۔ آپ نے زکوٰۃ کی ادائیگی پر خصوصیت سے زور دیا۔ اور توجہ دلائی۔ کہ یہ ایسا درخشندہ اسلامی اصول ہے۔ جس سے اسلام ترقی کی انتہائی منازل کو پہنچ سکتا ہے۔ اور انسان کے لئے آخرت کے واسطے بہترین زادِ راہ ہے۔ آپ نے پانچوں اسلامی ستونوں اور ارکان کی وضاحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ اگر مسلمان ان پانچ ستونوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ تو دنیا کی کوئی طاقت مادی اور روحانی طور پر ان سے سبقت نہیں لے جا سکتی۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ آج اگر کوئی جماعت اسلام کی حقیقی خدمت میں مصروف ہے۔ تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اور یہ فخر آپ لوگوں کو ہی حاصل ہے۔ کہ آپ اسلام کے نام کو دنیا کی ہر چہار اطراف میں بلند و بالا کرنے میں مصروف ہیں۔ آج اسلام آپ کی خدمات کا اس سے زیادہ محتاج ہے۔ آپ انتہائی جدوجہد سے کام لیں۔ اور اپنے تن من دھن کو اس راستہ میں قربان کر دیں۔ تا اسلام سب ادیان پر غالب اور اس کا نام سب ناموں سے بلند و بالا نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

صاحب محترم کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ان کی یہاں آمد اور خطاب ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا موجب ہوا ہے۔ ان کی آمد اور ان کا جماعت کو خطاب کرنا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اب مسلمان اتحاد کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ اس پر دوسرے دن کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔ (باقی)

آہ! حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب رضی اللہ

ازمکرم محمد اسحاق صاحب خلیل بی اے شاھد

خاکسار کو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے قادیان میں اور پھر ربوہ میں حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا رہا۔ جب حضرت مفتی صاحب مسجد مبارک قادیان میں امامت فرمایا کرتے تھے۔ تو جن نمازوں میں قرأت بالجہر ہوتی تھی۔ ان میں آپ سورہ یاسین کی آخری سات آیات اور سورہ عادیات اس کثرت سے قرأت فرماتے تھے۔ کہ مجھے قرآن کریم کے یہ دونوں حصے حضرت مفتی صاحبؓ سے سنکر حفظ ہو گئے۔

حضرت مفتی صاحب کے قیام ربوہ کے دوران مجھے آپ کی دعا سے خاص طور پر فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا۔ جب بھی کوئی اہم کام میرے سامنے ہوتا یا کسی قسم کی پریشانی لاحق ہوتی۔ تو میں حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے درخواست کرتا اور آپ اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا فرما دیا کرتے تھے۔

۱۹۵۶ء میں ایک دفعہ میں سخت پریشانی کی حالت میں حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں درخواست دعا کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ "حضرت صاحب کا ایک مضمون ہے۔ جس میں "وہ میری جماعت میں سے نہیں" فقرہ باربار دُہرایا گیا ہے۔ آپ وہ جا کر پڑھ لیں"۔

میں نے آپ سے عرض کی۔ کہ یہ عبارت کشتی نوح میں ہے۔ اور میں سمجھ گیا۔ کہ میری بہت سی بیماریوں کا علاج اس مضمون کے مطالعہ میں ہے۔ چنانچہ میں نے باربار کشتی نوح میں سے وہ صفحات پڑھے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی اور اطمینان کا دروازہ کھل گیا۔

حضرت مفتی صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین کا جو مقام حاصل تھا۔ وہ شاذ ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ چند ماہ قبل ایک دفعہ میں حضرت مفتی صاحبؓ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ مجھے تبلیغ کے لئے بیرونی ممالک میں بھجوایا جا رہا ہے۔ اس پر آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ "مسافر کی دعا بہت قبول ہوتی ہے۔ تبلیغ کے سفر میں میری صحت اور شفایابی کے لئے دعا کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے"۔

حضرت مفتی صاحبؓ کا یہ طریق تھا کہ ہر دعا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت آپ کے عزائم میں برکت اور کامیابی کے لئے ضرور دعا کرتے۔ ایک دفعہ ملاقات کے دوران میں آپ نے فرمایا۔ کہ میں بسترِ علالت پر ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اور تین مقاصد کو دعا میں خاص طور پر مدنظر رکھتا ہوں۔

(۱) ربوہ اور قادیان ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مخلص خدام سے آباد رہیں۔ (۲) جہاں جہاں بھی احمدی ہیں۔ مخالفین کے شر سے محفوظ رہیں (۳) پاکستان ہمیشہ ترقی اور فتح کے راستے پر گامزن رہے اور اللہ تعالیٰ اسے جنگ کے شعلوں سے محفوظ رکھے۔

حضرت مفتی صاحبؓ کا یہ طریق تھا کہ ہاتھ اٹھا کر جب دوسروں کے لئے دعا کرتے تو اکثر بالجہر دعا کرتے۔ سورہ فاتحہ اور درود شریف کو خاص طور پر دہراتے تھے۔ اس کے بعد اس دعا کا التزام میں نے اکثر دیکھا ہے۔

اذھب الباس ربّ الناس واشف انت الشافی لا شفاءَ الا شفاؤک شفاءً لا یغادر سقماً صغیراً ولا کبیراً

اسی طرح میں نے قادیان میں حضرت مفتی صاحبؓ کی زبان مبارک سے یہ دعا بھی بکثرت سنی ہے۔

اللّٰھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہٖ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہٖ جنتک ومن الیقین ما تھوّن بہٖ علینا مصیبات الدنیا و متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علیٰ من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا اللّٰھم لا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمّنا ولا مبلغ علمنا اللّٰھم علمنا بما ینفعنا وزدنا علماً علم القرآن وعلمنا الاخلاص۔

حضرت مفتی صاحبؓ سے جدائی کا صدمہ ایسا نہیں۔ کہ آسانی سے مندمل ہو سکے۔ جب کبھی آپ رضی کے مکان کے قریب سے گذرتا ہوں۔ تو دل میں سخت درد اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار زبان پر یہ لطیف شعر جاری ہو جاتے ہیں:۔

وا اسفا علیٰ فراق قوم
ھم المصابیح والحصون
والمدن والمزن والرّواسی
والخیر والامن والسکون
لم یتغیّر لنا اللّیالی
حتیٰ توفّتھم المنون
فکل جمرٍ لنا قلوب
وکل ماءٍ لنا عیونٌ

یعنی ہائے افسوس ان لوگوں کی جدائی پر جو ستارے تھے۔ اور شہر تھے اور بادل تھے۔ اور پہاڑ تھے اور امن تھے۔ اور سکون تھے ــــ ہمارے لئے زمانہ اس وقت تک نہیں بدلا۔ جب تک موت نے ان کو وفات نہیں دی۔ مگر اب تو یہ حال ہے۔ کہ دل انگارا ہے۔ تو آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ اس آگ کے سوا ہمارے پاس کوئی آگ نہیں۔ اور اس پانی کے سوا کوئی پانی نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ حضرت مفتی صاحب کے درجات کو اعلیٰ علیین میں بلند کرے۔ اور ہمیں صحابہ کرام کے نور ایمان و معرفت کا وارث اور امین بننے کی توفیق دے۔

اخبار پیغام صلح کی ایک غلط بیانی کی تردید

خدا ترس غیر مبائع اصحاب کے لئے لمحۂ فکریہ

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ درس القرآن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

"جب کوئی کسی کا دشمن ہو جاتا ہے تو اس کی کسی خوبی کا قائل نہیں رہتا۔"

(ضمیمہ بدر ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ جب ہم واقعات و حالات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو اسے اظہر من الشمس پاتے ہیں خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے ایک زمانہ وہ تھا کہ ہمارے غیر مبائع دوست چھوٹے سے کر بڑے تک ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں مدح سرائی کرتے نظر آتے تھے یہاں تک کہ ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب مرحوم حضور کے عالم شباب میں حضور کے دینی جذبہ اور اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے بایں الفاظ غیروں پر اتمام حجت کرتے ہیں کہ

"وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ (مراد حضرت سیدنا محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ناقل) کے دل میں کہاں سے آیا؟ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گند ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔"

(ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۷ء)

مگر آہ! یوم اختلاف ۱۹۱۴ء کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں محبت کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے اس قدر بغض و عناد پیدا ہونا شروع ہؤا کہ بالآخر یہ لوگ کھلم کھلا گالیوں اور ذاتی حملوں پر اتر آئے اور اپنی گذشتہ روایات کو ایسا نظر انداز کر دیا کہ گویا یہ لوگ اپنے سابقہ عمل کو بالکل بھول گئے۔

ذیل میں ہم ان کے ایک حالیہ بہتان عظیم کی حقیقت کا انشراح کرنا چاہتے ہیں جو ان کے ترجمان "پیغام صلح" نے محض عناد و تعصب کی بنا پر تراشا ہے۔ اخبار "پیغام صلح" رقمطراز ہے کہ

"ہم اس افسوسناک حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان لوگوں (مراد مبائعین۔ ناقل) کو حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس قدر بغض و تعصب ہے کہ طرح طرح سے انہیں کوسنا اور مورد طعن ٹھہرانا آج ان کا شعار بن چکا ہے۔ ان مطاعن کا دروازہ خود خلافت مآب نے کھولا ہے۔ ...... مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے دل غیظ و غضب سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کے حق میں کوئی بات سننا انہیں کسی طرح گوارا نہیں۔"

(پیغام صلح ۱۹ ستمبر ۱۹۶۴ء)

"پیغام صلح" نے اپنے اس بیان میں جس دیدہ دلیری اور جھوٹ و افتراء سے کام لیا ہے یقیناً یہ اسی کا حصہ ہے۔ اس بہتان عظیم کی بنیاد اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے الفاظ پر رکھی ہے۔

"یہ لوگ بتائیں تو سہی کہ کونسے ملک ہیں جن میں مولوی نورالدین صاحب نے اسلام کی تبلیغ کی یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں وہ کوئی ایک ہی ملک دکھا دیں جس میں انہوں نے اسلام پھیلایا"

ان الفاظ سے ایڈیٹر "پیغام صلح" نے یہ نتیجہ پیدا کیا ہے کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہکر کہ خلافت ثانیہ کے عہد میں تو ممالک غیر میں بیسیوں احمدیہ مشن قائم ہو گئے۔ لیکن خلافت اولیٰ کے زمانہ میں دیگر ممالک میں کوئی خاص قابل ذکر مشن جس کے ذریعہ اسلام و احمدیت کا پیغام بھولی بھٹکی دور دور تک وسیع پیمانہ پر پہنچا ہو، قائم نہ ہؤا نعوذ باللہ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر بقول غیر مبائعین اس کا یہی مفہوم ہے تو ہم خدا ترس غیر مبائع دوستوں سے دریافت کرتے ہیں وہ بتائیں کہ امیر غیر مبائعین مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی کیا توہین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مفہوم نکالنے کی وہ جرأت کریں گے؟

مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"مخالفین کا جواب تصنیف کے رنگ میں دینے والوں میں سب سے اوپر حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کا مرتبہ ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی تصانیف عام رنگ کی نہیں اس لئے یہاں ان کا ذکر نہیں کرتا .... تصنیف کے رنگ میں سید صاحب کو تمام جماعت میں فوقیت ہے؟"

(ٹریکٹ "نبی یا محدث" ص۵ مطبوعہ ۱۹۱۹ء)

ہمیں توقع نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے ان الفاظ سے کوئی غیر مبائع دوست یہ نتیجہ نکالنے کے لئے تیار ہوگا کہ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور دیگر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امیر غیر مبائعین نے ہتک کی ہے۔ جب یہ صورت حال ہے۔ تو پھر انصاف سے غیر مبائع دوست بتلائیں کہ ان کے "پیغام صلح" کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا الفاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی توہین کا مفہوم نکالنا کہاں کی دیانتداری اور عدل و انصاف ہے۔

جب واقعات بھی اس امر پر شاہد ہیں کہ خلافت ثانیہ کے عہد مقدس میں واقعی بیسیوں مشن ممالک غیر میں قائم ہو چکے ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں انسان حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں اسلام و احمدیت کو ایسی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی۔ جیسی خلافت ثانیہ میں تو اس کا اظہار کیونکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ کی توہین کا انسان کو مرتکب بناتا ہے۔ اور یہ صرف ہمارا ہی کہنا نہیں بلکہ خود اکابرین پیغام عہد ماضی میں اس امر کو تسلیم کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کی وفات کے بعد یہ امر مقدر ہے کہ حضور علیہ السلام کے ایک موعود فرزند کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ "بڑا اقتدار اور قوت حاصل کرے گا" اور یہ کہ اس کے عہد مبارک میں "مشرق سے مغرب تک دین اسلام" پھیل جائے گا چنانچہ امیر غیر مبائعین مولوی محمد علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:-

"آئندہ کے متعلق بانی سلسلہ اس سلسلہ کے لئے بڑی بڑی کامیابیوں کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ براہین احمدیہ میں دو وعدے سلسلہ کی کامیابی کے متعلق ہیں۔ ایک وہ وعدہ ہے۔ جو خود بانی کی زندگی میں پورا ہونے والا تھا۔ سو وہ پورا ہو چکا اور ہو رہا ہے یعنی ایسے وقت میں جب آپ بالکل تنہا اور گوشۂ گمنامی میں تھے یہ وعدہ کہ جوق در جوق لوگ تیرے پاس آئیں گے اور باوجود مخالفت کے مخلوق بڑی کثرت سے رجوع کرے گی اور دور دور ملکوں سے نصرتیں آئیں گی۔ یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ اور ہر روز نیا ظہور اس کا ہوتا ہے۔ دوسرا وعدہ کامیابی کا جو اس سلسلہ کو دیا گیا ہے۔ وہ اس کے بانی علیہ السلام کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہونے والا ہے اور وہ وعدہ ان الفاظ میں ہے کہ جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پہلے وعدہ کا پورا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہو کر رہے گا۔ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کریگا"۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۵ ص۱۹۲)

اسی طرح غیر مبائعین کے نامور رکن مرزا خدا بخش صاحب مرحوم رقمطراز ہیں کہ

ایک دفعہ ایسے وقت میں جبکہ ابھی تک کوئی اولاد نہیں تھی پیشگوئی کی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مشرق سے مغرب تک دین اسلام کو پھیلائیگا اس کا نام بشیر عمانوایل ہوگا اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (دیکھو ضمیمہ ریاض ہند مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء) سو یہ پیشگوئی بھی بکمال صفائی پوری ہو گئی اس وقت تک چار ہی لڑکے موجود ہیں۔ جن میں سے ایک وہ موعود بھی ہے۔ جو اپنے وقت پر اپنے کمالات ظاہر کریگا اور جو حضرت اقدس کا جانشین ہوگا۔ عسل مصفیٰ ص۷۹۹ تا ۸۰۰

کس قدر تعجب انگیز امر ہے کہ یوم اختلاف سے قبل جس بات کو اکابرین پیغام خود لکھتے اور مانتے چلے آئے ہیں۔ وقت آنے پر جب اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک موعود فرزند ہمارے موجودہ امام (حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ذریعہ اسے پورا کر دکھایا تو آج تحدیث نعمت کے طور پر اس کا اظہار کرنا بھی ہمارے غیر مبائع بھائیوں کی نظر میں قابل اعتراض اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کے مترادف خیال کیا جاتا ہے!

الصّلوٰۃ معراج المومن

نماز حقیقی معنوں میں مومن کا معراج ہے اور مسلمان اس مبارک عبادت پر جتنا بھی فخر کریں وہ تھوڑا ہے۔ یقیناً نماز کے مقابل پر کسی مذہب کی کوئی عبادت نہیں ٹھہر سکتی۔ کیونکہ جس طرح نماز میں جسم اور روح کی ان باریک در باریک کیفیات کو ملحوظ رکھا گیا ہے جو تعبّد کے لئے ضروری ہیں وہ کسی اور جگہ نظر نہیں آتا۔ پھر نماز میں ان مختلف کیفیات کو جس ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے وہ بھی فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ سب سے پہلے درجہ پر قیام ہے اور یہ وہ کیفیت ہے جس میں سینہ پر ہاتھ باندھے ہوئے ایک مومن خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ اس کے بعد رکوع ہے جو قیام اور سجدہ کے بین بین تعبّد و تذلّل کا ایک درمیانی مرتبہ ہے۔ اس کے بعد سجدہ ہے جس میں گویا انسانی روح اپنے خالق و مالک کی اعلےٰ اور کامل الصفات کا مطالعہ کر کے اس کے سامنے بیتاب ہو کر زمین پر گر جاتی ہے۔ سب کے آخر میں قعدہ ہے جو سجدہ کے بعد ایک سکون کی کیفیت ہے جس میں انسان تعبد و تذلل کے مراحل میں سے گذر کر گویا خدا کے تسلّی یافتہ بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نماز پڑھنے والا دونوں طرف منہ پھیر کر سلام کہتا ہے اور نماز سے فارغ ہو جاتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اب اسے دنیا میں واپس جا کر دوسرے لوگوں تک بھی اس سلامتی کے پیغام کو پہنچانا چاہیئے جو اس نے اپنے خدا سے حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ نماز کی کوئی حالت بھی خاموشی کی حالت نہیں بلکہ ہر حالت کے ساتھ اس حالت کے مناسب حال دعا اور تحمید اور تسبیح وغیرہ کے کلمات مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ یہ مبارک کلمات جسم کی ظاہری حالت اور دل کی باطنی توجہ کے ساتھ مل کر ایک پورا اور حقیقی نقشہ تعبّد اور تذلّل اور سوال کا پیدا کر دیں۔ بھلا اس کامل و مکمل عبادت کے مقابلہ پر دوسرے مذاہب کا گانا بجانا یا کسی غیر فطری حالت میں محض کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کوئی الفاظ منہ سے کہہ دینا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ فافہم۔

غرض وضو سے لیکر اپنے اختتام تک نماز ایک نہایت ہی بابرکت عبادت ہے۔ جس سے بڑھ کر قرب الٰہی کے حصول اور دل کی طہارت کے لئے کوئی دوسری عبادت تصور میں نہیں آسکتی۔ اور دن رات کے مختلف وقتوں میں پانچ نمازوں کا مقرر کیا جانا بھی اپنے اندر روحانی حفاظت اور روحانی تقویت کا ایک ایسا غیر معمولی سامان رکھتا ہے جو یقیناً کسی اور مذہب میں پایا نہیں جاتا۔ (سیرۃ خاتم النبیین صفحہ ۲۷۷)

قمر الدین مولوی فاضل

محکمہ ڈاک و تار

آئندہ امتحان ریڈیو ٹیلیگرافسٹ اوپریٹرس کراچی۔ ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں ۲۸-۲-۵۷ کو ہوگا۔ فارم درخواست و سلیبس امتحان ڈائرکٹر جنرل پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس کراچی سے طلب ہوں اور ان کے پاس درخواست بمعہ امیدوار کے تین پاسپورٹ سائز فوٹو مصدقہ گزیٹڈ افسر ۱۱-۲-۵۷ تک پہنچنی لازم ہے۔ (ڈان ۲۴-۱-۵۷) ناظر تعلیم ربوہ

زیور پر زکوٰۃ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جائے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جائے۔ اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں۔“

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵) ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی قریشی عبداللطیف صاحب اوکاڑہ میں گذشتہ کئی روز سے اپنڈے سائٹس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین قریشی احمد یحیی طارق ٹرانسپورٹ ربوہ

شعبہ وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے قیام کے ساتھ ہی اس مجلس کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ احمدی نوجوانوں میں یہ عادت پیدا کی جائے کہ وہ کسی کام کو عار نہ سمجھیں۔ مثلاً اگر ان کے مکان کے گرد یا قرب میں کوئی گند ہو۔ یا نالیاں نا صاف ہوں تو بجائے اس کے کہ کسی خاکروب کا انتظار کیا جائے۔ خود ہی یہ کام کر لیا جائے۔ اس سے عزت میں فرق نہیں آتا بلکہ خود اعتمادی بڑھتی ہے۔ وقت بچتا ہے اور روپیہ بچتا ہے۔ خود اپنی صحت کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح مثلاً اگر آپ کہیں سفر پر جا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ تھوڑا سا سامان ہے جسے آپ خود بخوبی اٹھا سکتے ہیں تو اس کے لئے کسی مزدور کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ اپنا بوجھ خود اٹھانے کو عار نہ سمجھا جائے اور خود ہی اپنا کام کر لیا جائے۔

جس جماعت کے نوجوانوں میں کام کرنے کی یہ روح پیدا ہو جائے گی پھر اس کے آگے کوئی کام نا ممکن نہیں رہ سکتا۔ یہ تو انفرادی کاموں کے بارہ میں ہدایت تھی۔ لیکن اس روح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے قومی کام بغیر کسی قسم کے خرچ کے کئے جا سکتے ہیں اور اپنے ماضی میں خدام الاحمدیہ نے بہت سے ایسے شاندار کام کئے ہیں۔ جن کی وجہ سے قوم کا ہزاروں روپیہ بچ گیا ہے۔ اور مفت میں مفید کام ہو گئے۔

سنہ ۳۹ء اور سنہ ۴۰ء کے الفضل کے فائل نکال کر دیکھ لیجئے۔ کس طرح ہزاروں افراد کسّی اور ٹوکری اٹھائے سر جھکائے جانے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ان میں ہمارے پیارے آقا کی شخصیت نہایت نمایاں ہے۔ اس کام کے دوران میں تمام امتیازات ختم ہو کر اسلامی مساوات کا عجیب اور دلفریب اور روح پرور منظر دکھائی دیتا ہے۔

پس شعبہ وقار عمل کے عنوان کے نیچے ہمارا ماضی پوری آب و تاب سے چمکتا اور روشن نظر آتا ہے۔ آؤ! ہم اپنے ماضی کو دیکھ کر اپنے حال کو اس سے بھی زیادہ درخشاں اور تابناک بنائیں۔ اجتماعی طور پر قومی کام اپنے ہاتھ سے انجام دینے کی روح کو پھر زندہ کریں اپنے کام خود کریں۔ اور اس کے لئے دوسروں کی مدد سے بے نیاز ہو جائیں۔

۱۔ ہر مجلس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے حلقہ میں رفاہ عامہ کے کاموں کو اجتماعی طور پر سرانجام دے تا دیکھنے والے بھی آپ کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جائیں۔

۲۔ مہینہ میں ایک مرتبہ پوری مجلس مل کر وقار عمل منائے۔ اپنے علاقہ یا حلقہ میں افراد کی تعداد کے مطابق مناسب کام معین کر لیا جائے۔ اس دن مقررہ وقت پر تمام خدام معین جگہ پر جمع ہو جائیں۔ اور ہر قسم کے اپنے امتیازات کو بھلا کر مزدوروں کی طرح کام کریں مزدوروں کو اجرت ملنے کی توقع ہوتی ہے۔ لیکن آپ اپنی مزدوری اپنے خدا سے پائیں گے جو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

اگر جملہ مجالس اس روح کو اس سال زندہ کریں اور سارا سال زندہ رکھیں تو اس سے بہت ہی عظیم الشان نتائج پیدا ہوں گے۔ اور اس سلسلہ میں آپ اپنے ہمسایوں کا تعاون بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ پس آپ اس سال یہ عہد کریں کہ آپ وقار عمل کی روح کو زندہ کر کے اس پر عمل کریں اور کرائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کی نادہند مجالس اور ارکان کی توجہ کیلئے

خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کی شرح صرف ایک پائی فی روپیہ ہے اگر جملہ خدام اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں تو قطرہ قطرہ سے دریا بننے والی بات بن جاتی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ بیشتر حصہ یہ قیاس کرنے لگے کہ میری چند پائیوں سے کیا کمی واقع ہوگی۔ تو نتیجہ پھر بھی ظاہر ہے خدمت دین کے یہ بابرکت ایام ہیں۔ عقلمندی اور خوش بختی اسی میں ہے کہ چند پائیوں کے عوض اگر خدا تعالیٰ کی رضا ملے تو اسے کیوں چھوڑا جائے؟ کیونکہ مالی قربانی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

حاجی محمد بوٹا دری پنشنر بمقام ڈنگہ مورخہ ۲۹-۱۲-۵۶ بروز سوموار صبح ۶ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ڈنگہ میں سیکرٹری مال کے فرائض انجام دیتے رہے اور باوجود کمزوری صحت کے بہت محنت کرتے تھے۔ آپ کی نعش کو ڈنگہ سے ربوہ لایا گیا۔ اور ۳۰ دسمبر ۵۶ء کو حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے

ملک بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جیکب آباد

صوبائی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک مسترد ہو گئی

لاہور ۲۹ جنوری۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں ڈاکٹر خانصاحب کی وزارت کے خلاف ایک آزاد رکن کی طرف سے پیش کردہ تحریک عدم اعتماد مسترد کر دی گئی۔ مسلم لیگ نیشنل پارٹی عوامی لیگ اور آزاد ارکان نے اس تحریک پر بحث اور رائے شماری میں بطور احتجاج حصہ نہیں لیا۔

آزاد رکن ڈاکٹر سعید الدین صاحب کی تحریک عدم اعتماد کے حق میں صرف ایک اور اس کے خلاف ۱۷۲ ووٹ آئے۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد ۳۰۵ ہے۔ جن میں سے آج کے اجلاس میں ۲۸۸ ارکان نے شرکت کی واک آؤٹ کرنے والے مسلم لیگی نیشنل پارٹی عوامی لیگ اور آزاد ارکان کی مجموعی تعداد ۱۲۵ تھی جبکہ ری پبلکن پارٹی کے ۱۶۲ ارکان ایوان میں موجود تھے۔ ۱۷ ارکان اسمبلی نے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کی۔

تقریباً چھ ماہ کے بعد ہونے والے صوبائی اسمبلی کے سیشن کے پہلے دن کی کارروائی اس لحاظ سے انتہائی مایوس کن رہی کہ اکثر ارکان نے مسلسل ہنگامہ آرائی اور بدنظمی کی روایات کو برقرار رکھا۔ پچھلی بار ورکا سا شور و غوغا وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب اور مسلم لیگی قائد میاں ممتاز دولتانہ کے درمیان تلخ کلامی سے شروع ہوا۔ اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد مسلم لیگ نیشنل پارٹی اور عوامی لیگ کے ارکان آنریبل سپیکر کے ایک رولنگ کے خلاف احتجاج کے طور پر واک آؤٹ کر گئے۔

اسمبلی میں ہنگامہ آرائی اور بدنظمی کا کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک موقعہ پر حیدرآباد ڈویژن کے ایک آزاد رکن پیرزادہ شاہنواز نے اپنی مختصر تقریر میں اس رائے کا اظہار کیا کہ اس ایوان کے اکثر ارکان کے افسوسناک رویہ کے پیش نظر تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ کہ اس ملک کے لئے آمریت بہترین طرز حکومت ثابت ہو گی اب بھی جو لوگ جمہوری طرز حکومت چاہتے ہیں وہ پاگل ہیں بے وقوف ہیں۔ انہیں ذرا بھی عقل نہیں۔

بانہال سرنگ کے قریب پہاڑی چٹان گرنے سے چار افراد ہلاک ہو گئے

سرینگر ۲۹ جنوری بانہال سرنگ کے قریب ایک زبردست پہاڑی چٹان گرنے سے چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور سرنگ بنانے والی جرمن انجینئرنگ فرم کی ورکشاپ کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا ہے۔ چٹان گرنے سے سڑک بالکل بند ہو گئی ہے۔ اور اب مقبوضہ کشمیر بھارت سے مکمل طور پر منقطع ہو گیا ہے۔

چٹان گرنے سے سرنگ کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ ڈیڑھ میل لمبی یہ سرنگ سال ہی ہی تعمیر کی گئی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ قبل زبردست شگاف پڑ جانے کے باعث اسے آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ اس سرنگ کی تعمیر کا مقصد یہ تھا کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت سے ملانے والی واحد سڑک پر تمام سال آمد و رفت جاری رکھی جا سکے

سدھنائی ہیڈ ورکس کی امدادی نہر کی تعمیر

ملتان ۲۹ جنوری۔ سدھنائی کے قریب دریائے راوی کے دائیں ذیلی بند پر چودہ میل لمبی امدادی نہر کی تعمیر کا کام پوری تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ توقع ہے کہ یہ نہر اس سال سیلاب کے موسم سے پہلے ایک کروڑ تینتیس لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہو جائے گی۔

دریائے راوی میں سیلاب کے دوران ۳۳ ہزار کیوسک پانی اس نہر سے گزارا جائیگا اور اس طرح سدھنائی ہیڈ ورکس نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اور ضلع ملتان کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچایا جا سکے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں نئی سڑکیں

لاہور ۲۹ جنوری۔ سیالکوٹ کے ترقیاتی بورڈ نے ضلع کے بعض دور افتادہ دیہات کو ریلوے سٹیشنوں سے ملانے کے لئے سڑکیں تعمیر کرنے سے متعلق متعدد تجاویز منظور کی ہیں۔ سڑکیں منظور کرنے کا فیصلہ بورڈ کے حالیہ اجلاس میں ہوا ہے۔ جن دیہات کو ریلوے سٹیشنوں سے ملانے کی تجویزیں ہیں ان میں مینگری۔ ساہووال۔ قلعہ سوبا سنگھ سنکترہ۔ دھیدہ۔ گلوٹیاں خورد۔ گٹالہ۔ بھلور بیگووالا۔ بارہ منگا۔ بدوملہی کنجرور اور بن باجوہ شامل ہیں۔

مسلم لیگ خارجہ پالیسی کی حمایت نہیں کریگی

کراچی ۲۹ جنوری۔ قومی اسمبلی میں مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر مسٹر آئی آئی چندریگر نے کہا ہے کہ مسلم لیگ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کی خارجہ پالیسی کی حمایت نہیں کرے گی۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی خارجہ پالیسی کے بارے میں اس قرارداد کی پابند ہے۔ جو پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے منظور کی تھی۔ ادھر اسٹاف ڈھاکہ سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ قومی اسمبلی میں متحدہ محاذ کی پارلیمانی پارٹی بھی خارجہ پالیسی کی حمایت نہیں کرے گی۔

انڈونیشیا کی صورت حال روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے

جاکرتہ ۲۹ جنوری۔ صدر انڈونیشیا مسٹر عبدالرحیم سوکارنو نے کہا ہے کہ ملک کی صورت حال روز بروز زیادہ خراب ہوتی جا رہی ہے اور موجودہ آئین کے تحت مجھے حکومت کے معاملات میں دخل دینے کا اختیار نہیں ہے

بنڈونگ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے صدر سکارنو نے کہا

"اس وقت مجھ پر جو پابندیاں عائد ہیں ان کا باعث وہ غلطیاں ہیں جو آئین سازی کے دوران سرزد ہوئی ہیں۔ آزادی کے بعد سے میری حیثیت ربط کی ایک مہر سے زیادہ نہیں رہی ہے۔ لیکن موجودہ دشواریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میں نے جو منصوبہ تیار کیا ہے اس کے تحت میں نہ صرف حکومت کے معاملات میں دخل دے سکوں گا بلکہ آئین کی خلاف ورزی کئے بغیر ملک کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے عملی جدوجہد کر سکوں گا۔

یاد رہے کہ ایک ہفتہ قبل صدر سوکارنو نے غیر ملکی نامہ نگاروں کو بتایا تھا کہ وہ موجودہ بحران سے نمٹنے کے لئے ایک مشاورتی کونسل بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق صدر سوکارنو ایک نئی کابینہ بنانے کے بھی حامی ہیں۔

صدر سوکارنو نے بتایا کہ اگر عوام نے ان کا منصوبہ منظور کر لیا تو اس سے ملک کی داخلی صورت حال بہتر ہونے کے علاوہ آئینی غلطیوں کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔

سماٹرا کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ صوبائی عصبیت زیادہ ہے اور اس رجحان کو ختم کرنا چاہئے۔ آزادی صرف اتحاد کے ذریعے ہی برقرار رہ سکتی ہے

مغربی پاکستان کے نئے فوڈ کمشنر

لاہور ۲۹ جنوری۔ مسٹر ایس آئی اسحٰق سی ایس پی نے فوڈ کمشنر مغربی پاکستان کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔ آپ کی جگہ مسٹر اے۔ ایم کے مغاری سی ایس پی کو محکمہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قائم مقام چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

بھارت اور پاکستان میں براہ راست بات چیت

کراچی ۲۹ جنوری۔ باخبر حلقوں نے کل یہاں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کشمیر سے فوجیں نکالنے کے سوال پر نیویارک میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی پاکستان اور بھارت میں بات چیت از سر نو شروع کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ان حلقوں نے بتایا کہ اگر بات چیت باضابطہ طور پر شروع ہو گئی تو پھر ریاست میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی استصواب کے لئے راستہ ہموار ہو جائے گا۔

پٹھان، پنجابی اور بنگالی کے امتیازات ختم کر دئے جائیں

سرگودھا ۲۹ جنوری۔ مرکزی وزیر مواصلات میاں جعفر شاہ نے "ہفتہ اصلاح" کے اختتام پر اصلاح کمیٹی کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ پنجابی۔ پٹھان اور بنگالی کے امتیازات ختم کر دیں اور ایک پاکستانی قوم کے افراد کی حیثیت سے ملک کو مستحکم بنانے کی جدوجہد میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

میاں جعفر شاہ نے کہا کہ حصول آزادی کے بعد طاقت کا سرچشمہ اب عوام ہیں اور ایک آزاد ملک کے شہریوں کی حیثیت سے عوام کو حق حاصل ہے کہ اگر حکومت بدعنوانیوں پر اتر آئے تو آئینی طریقوں سے اس حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ اس کے ساتھ ہی عوام کا یہ فرض بھی ہے کہ ملک کی ترقی و استحکام کے لئے وہ حکومت سے پورا تعاون کریں۔ وزیر مواصلات نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ ڈسٹرکٹ پولیس بدعنوانیوں اور جرائم کے استیصال کے لئے مقامی عوام کا تعاون حاصل کر رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس محمد یوسف خان نے وزیر مواصلات کا خیر مقدم کرتے ہوئے رضاکاروں کی خدمات کو سراہا جنہوں نے ہفتہ اصلاح کو کامیاب بنانے کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

پاکستان اور ایران کے تعلقات

تہران ۲۹ جنوری۔ تاخیر سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے ہفتے کے دن تہران سے کراچی روانہ ہوتے وقت بتایا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان ذرائع مواصلات کو بہتر بنانے اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے دونوں حکومتیں منصوبے تیار کر رہی ہیں۔

آپ نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے نظریات اور مفاد یکساں ہیں اور اس بات کا پورا امکان موجود ہے کہ دونوں ملکوں میں اتنا تعاون اور اتنے تعلقات قائم ہو جائیں کہ وہ الگ الگ معلوم ہی نہ ہوں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

چندہ مرمت مقدس مقامات اور چندہ امداد درویشان جداگانہ چندے ہیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

بعض دوستوں کو یہ غلطی لگ رہی ہے کہ وہ چندہ امداد درویشاں اور چندہ مرمت مقدس مقامات کو ایک ہی چندہ سمجھ رہے ہیں اور امداد درویشاں کی مد میں کچھ رقم دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم چندہ مرمت مقدس مقامات کی ذمہ داری سے بھی سبکدوش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں چندے ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہیں اور ان کے اغراض و مقاصد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ چندہ امداد درویشاں جو ملکی تقسیم کے بعد سے رائج ہے درویشوں اور ان کے عزیز و اقارب کی امداد کے لئے ہے۔ لیکن چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان کی مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ اور دار المسیح اور مقبرہ بہشتی اور دیگر مکانات کی مرمت کے لئے مخصوص ہے جنہیں حالیہ بارشوں اور سیم کی وجہ سے کافی نقصان پہنچ چکا ہے اور ان کی فوری مرمت کی ضرورت ہے ورنہ مزید نقصان کا اندیشہ ہے۔ یہ چندہ بڑا اہم اور فوری نوعیت کا چندہ ہے جس کی طرف دوستوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

دفتر حفاظت مرکز ہند۔ ربوہ ۲۷/۱

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم بھیرہ میں پیدا ہوئے اور نوجوان عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور ایک لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد بھی خدمت دین کرتے رہے۔

آپ نے امریکہ اور انگلینڈ میں مبلغ کے فرائض بھی انجام دئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو "محبِ صادق" کہا۔

آپ جلسہ سالانہ پر "ذکر حبیب" کے عنوان کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے دلچسپ حالات سنایا کرتے تھے۔

ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ آپ کی اہلیہ محترمہ اور تمام دوسرے لواحقین سے دلی اظہار افسوس کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کی اہلیہ محترمہ اور دو چھوٹے بچوں اور دوسرے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

امسال خاکسار نے ایف ایس سی اور خاکسار کے بھائی نے دسویں کا اور ہمشیرہ نے درمیکل فائنل کا امتحان دینا ہے۔ بزرگان سلسلہ ہماری اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار کلیم اللہ خان کرشن — ابن پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ٹی۔آئی۔ کالج ربوہ)

۲- میری چھوٹی بہن امۃ البصیر رعنا چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(بشریٰ صالحہ عمر جبات سکنہ بار موسے)

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی تعداد میں زبردست اضافہ

مظفر آباد ۳۰ جنوری۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر کے علاقے میں مزید بھارتی فوجیں بھیج دی گئی ہیں۔ اب وہاں اتنی تعداد میں بھارتی فوج موجود ہے۔ جتنی لڑائی بند ہونے سے پہلے بھی نہیں تھی۔

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے پچھلے دنوں کہا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ بھارتی نمائندہ مسٹر کرشنا مینن نے حفاظتی کونسل میں اس بات کی تردید کی تھی نئی اطلاعات سے کرشنا مینن کا تردیدی بیان بالکل جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔ مسٹر مینن نے کہا تھا کہ ۱۱ جنوری کو جب مسٹر سہروردی نے یہ الزام لگایا تھا اس دن متعدد بھارتی جرنیل کلکتہ میں پولو کھیل رہے تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس دن بھارتی فوج کے کمانڈر ان چیف جنرل شری نگیس مقبوضہ کشمیر کا وسیع دورہ کر کے ۱۰ جنوری کو ہی نئی دہلی واپس پہنچے تھے۔ مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوجوں میں اضافہ گذشتہ سال جولائی میں بھارتی کمانڈر انچیف کی آمد کے ساتھ شروع ہو گیا تھا۔

صوبائی حکومت پنجسالہ منصوبہ سے مطمئن نہیں ہے

لاہور ۳۰ جنوری۔ وزیر اعلےٰ ڈاکٹر خان صاحب نے صوبائی اسمبلی میں انکشاف کیا کہ حکومت مغربی پاکستان منصوبہ بندی بورڈ کے مرتب کردہ پانچ سالہ منصوبہ سے مطمئن نہیں۔ آپ نے کہا کہ میں اس منصوبہ کو کاغذی منصوبہ سمجھتا ہوں۔ اس میں خامیوں کی اصلاح ہو جائے گی تو اسے منظوری کے لئے صوبائی اسمبلی میں بھی پیش کیا جائے گا۔

وزیر اعلےٰ نے یہ اعلان خان عبدالقیوم خان کے اس استفسار کے جواب میں کیا تھا کہ صوبائی حکومت پانچ سالہ منصوبہ کو بحث کے لئے ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵